سوال

(196) کے روزے رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

سے محمد خلیل سوال کرتے ہیں کہ شوال کے روزوں کی فضیلت کیا ہے ؟ کیا عید کے بعد فوراً شوال کے روزے رکھے جائیں یا انہیں بعد میں بھی رکھا جاسکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة الله وبرکاته!

والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

، جن کی بنا پر ان چھ روزوں کو مکروہ کہا جاتا ہے کتاو سنت کی رو سے عیدالفطر کے بعد ماہ سوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہیں احادیث میں ان روزوں کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں : "جس نے ماہ رمضان روزوں سے گزارا پھر شوال کے چھ روزے رکھے اسے ،

ب :2/111)

ہ :2/298)

یہ :3/324)

ب :2/111)

، کے چھ روزوں کی ترغیب و فضیلت کے متعلق احادیث مروی ہیں بہتر ہے کہ عیدالفطر کے متصل بعد چھ روزے مسلسل رکھ لیے جائیں تاہم اگر ماہ شوال میں متفرق طور پر بھی رکھ لیے جائیں تو بھی جائز ہے ۔ (ترغیب)

دیکھا اور نہ مجھے ان کے متعلق اسلاف کا طرز عمل پہنچا ہے بلکہ اہل علم انہیں مکروخیال کرتے ہیں اوران کے بدعت ہونے کا اندیشہ رکھتے ہیں مزید یہ بھی اندیشہ ہے کہ نادان لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے رمضان کے ساتھ ایک ایسی چیز کا الحاق کردیں گے جو اس سے نہیں ہے ۔ (موطا امام ملک رحمة الله علیه

جہاں تک ان کے بدعت ہونے کا تعلق ہے تو یہ ایک بے بنیاد شوشہ ہے کیونکہ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ سے ان روزوں کی مشروعیت مروی ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے باقی امام مالک رحمة الله علیه کا یہ کہنا کہ میں نے کسی اہل علم یہ روزے رکھتے نہیں دیکھا تو اس کے متعلق علامہ شوکانی رح

م :1/329)

ہ نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جو ہمیشہ روزے رکھتا ہے اس کی کیا حیثیت ہے ؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ اس نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا ۔ (صحیح مسلم : کتاب م)

، شوال کے روزوں کو حقیقت کے اعتبار سے نہیں بلکہ اجروثواب کے لحاظ سے انہیں صیام الدھر کہا گیا ہے لہذا یہ حکم امتناعی میں شامل نہیں ہیں جیسا کہ ہر ماہ کے تین روزے رکھنے کے متعلق حدیث ہے : "کہ اس نے گویا زمانہ بھر کے روزے رکھے ۔ (سنن نسائی کتاب الصوم)

ن چھ روزوں کے متعلق کراہت کا اظہار کیا ہے لیکن متاخرین احناف نے امام ابوحنفیہ رحمة الله علیه کے اس موقف سے اتفاق نہیں کیا چنانچہ لکھا ہے : "امام ابوحنفیہ رحمة الله علیه کے نزدیک ماہ شوال کے چھ روزے مکروہ ہیں خواہ مسلسل رکھے جائیں یا متفرق طور پر البتہ امام یوسف رحمة الله علیه مسلسل
ن :1/280)

مل ہیں تکفیر سیئات اور رفع درجات کا ذریعہ ہے (اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے) آمین ۔

ھذا ما عندی والله اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد :1 صفحہ :218